Name of the Scholar : Adila Jasim

Topic of Research : Urdu me khawateen ke safarnamey:Tahqiqi-o-tanqidi motalea

Name of the Supervisor : Prof.Nadim Ahmad

Department : Department of Urdu,faculty of Humanities

& Languages,Jamia Millia Islamia,New Delhi-25

---

سفر کے لغوی معنی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔اس طرح دیکھا جائے تو انسانی زندگی کا وجود ہی ایک سفر سے شروع ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ''کیا انسان شروع میں بہنے (سفر کرنے) والی منی کا نطفہ نہیں تھا'' (سورہ القیامہ آیت ۳۷) جب مرد کے سلب سے سفر کر کے عورت کے بطن میں منی (جن میں لاکھوں نطفے یا سپرمز موجود ہوتے ہیں) کا انزال ہوتا ہے اوران لاکھوں کی تعداد میں سفر کرنے والے سپرمز میں وہی منزل تک پہنچ پاتے ہیں جو نسبتاً اوروں سے زیادہ قوی ہوتے ہیں۔یہ مختصر سا سفر ان کے لئے بہت طویل ہو جاتا ہے اور جان لیوا بھی۔اللہ تعالیٰ آگے کے سفر پر فرماتا ہے کہ ''تب ہم نے اسے رکھا قطرے کی مانند ایک آرام کی محفوظ جگہ میں'' (سورہ المومنون آیت ۱۳) اور پھر ماں کی رحم میں ''ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائی، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اسے ایک نئی صورت عطا کی سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۔'' (المومنون آیت ۱۴) اس طرح انسان سات مرحلوں میں سفر کرتا ہوا خلق کیا گیا۔تبھی سے اس کو قرار نہیں مسلسل سفر میں ہے۔بستر سے اٹھ کر روزمرہ کے کاموں کو انجام دینا جس میں کھانا، پینا، دفتر جانا، کالج جانا، لکھنا پڑھنا، گھومنا پھرنا سب سفر کی ہی چھوٹی چھوٹی اکائیاں ہیں۔انسان ایک جگہ ٹھہرا بھی ہو تو اس کا ذہن سفر کرتا رہتا ہے۔یہاں تک کہ انسان کے جسم میں روح دو طرح کی ہوتی ہے۔روح قائمہ اور روح سائرہ اور یہی روح سائرہ نیند کی حالت میں سفر کرتی ہے۔اس لئے سفر کے بغیر زندگی کا تصور ممکن ہی نہیں ہے ایک ساکت اور جامد انسان پتھر کے مانند ہے اور زندگی اسفار کا مجموعہ ہے۔بظاہر تو ہم سب کسی نہ کسی طرح زندگی میں سفر کرتے ہی رہتے ہیں لیکن سفرنامہ تب وجود میں آتا ہے جب کوئی ادیب کسی مقصد کے تحت سفر کرے اور اپنے روزمرہ کے حالات و واقعات اور تجربات و مشاہدات کو ادب کے قالب میں تحریر کر دیتا ہے۔حالانکہ سفر ہر عام و خاص کرتے ہیں لیکن اس کو تحریر میں کم ہی لوگ لاتے ہیں اس لئے دوسری اصناف کے مقابلے سفرنامے کم وجود میں آئے اور خواتین؟ یہاں بھی وہ بہت پیچھے نظر آتی ہیں۔اس کے لئے بہت سارے عوامل کارفرما ہیں۔تعلیمی صورت حال اور سماجی رکاوٹیں اہم تھیں ساتھ ہی ان کا اپنا رجحان بھی اس جانب کم مائل رہا۔جب صورت حال بدلی اور حالات موافق ہوئے تو خواتین نے نہ صرف سفر کرنے میں دلچسپی لی بلکہ اپنے تجربات و مشاہدات کو سفرنامہ میں تبدیل کر لینے کی صلاحیت بھی پیدا کی اس طرح اردو ادب میں کئی بہترین سفرنامے وجود میں آئے۔حالانکہ خواتین نے تو بہت کم سفرنامے لکھے لیکن ان سفرناموں کو بھی وہ مقام حاصل نہیں ہوا جن کے یہ متقاضی تھے بہت کم محققوں نے اسے اپنی تحقیق کا حصہ بنایا۔اس مقالہ کے ذریعہ میں نے ان خواتین کے کچھ سفرناموں کو منتخب کر کے اس پر تحقیق و تنقید کا کام کیا ہے یہ ان خالی جگہ کو پر کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے۔

میرے مقالے کا عنوان ''اردو میں خواتین کے سفرنامے: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ'' ہے۔اس مقالے کو میں نے پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔پہلے باب میں ''سفرنامے کا فن اور روایت'' عنوان قائم کیا ہے اور ذیلی عنوانات کے تحت ''قدیم سفرنامے''، ''عربی و فارسی زبان کے سفرنامے''، ''ترکی زبان کے سفرنامے'' اور ''یورپی زبان کے سفرنامے'' کا ذکر کیا ہے۔آخر میں ''اردو میں سفرناموں کا آغاز و ارتقا'' کا ذکر مختصراً پیش کیا ہے۔

میں نے دوسرے باب میں خواتین کے سفرناموں کے آغاز و ارتقا پر روشنی ڈالی ہے۔جہاں اردو کے سفرنامہ نگاروں میں سب سے پہلے سفرنامہ نگار یوسف خاں کمبل پوش ہیں جن کا سفرنامہ ''عجائبات فرنگ'' 1848 میں شائع ہوا وہیں خواتین میں یہ سہرا نازلی رفعیہ بیگم جن کا سفرنامہ ''سیر یورپ'' ہے، کے سر بندھتا ہے۔خواتین کے سفرنامہ لکھنے کا آغاز 1864 میں ہی ہو گیا تھا اور وہ سفرنامہ رئیسۂ بھوپال نواب سکندر بیگم کا ''یادداشت تاریخ وقائع حج'' ہے

مگر افسوس یہ سفرنامہ اب تک غیر مطبوعہ ہے اور برٹش لائبریری میں موجود ہے۔ 1870 میں ڈیوریند ولکنسن نے اس کا ترجمہ اردو سے انگریزی زبان میں کیا جسے ولیم ایچ الن کمپنی، برطانیہ نے شائع کیا۔ میں نے اس باب میں انھیں سفرناموں کو شامل کیا ہے جو طبع ہو چکے ہیں۔اس باب میں 1903 سے 1936 تک کے سفرنامے کو شامل کر ان کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ پیش کیا ہے۔اس دور کی خواتین نہ صرف خود تعلیم یافتہ تھیں بلکہ تعلیم نسواں کی زبردست حمایتی تھیں اور اس کے لئے ہمہ وقت کوشاں بھی رہتی تھیں۔ حالانکہ خوان کا تعلیم یافتہ ہونا خود ان کے لئے کوئی عام بات نہ تھی۔ان میں سے زیادہ تر خواتین اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتی تھیں اور تعلیمی و معاشی طور پر اس قابل تھیں کہ بیرونی ممالک کا سفر کرسکتی تھیں اور کیا بھی اور اپنے احساسات و مشاہدات کو سفرنامے کی شکل میں تحریر کیا۔ یہ چند خواتین مستقبل کی پیش خیمہ بنیں اور دوسری خواتین کو بھی ان سے تحریک ملی۔

تیسرے باب میں میں نے ان ہندوستانی خواتین کے سفرناموں کو منتخب کیا اور ان کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔اس انتخاب میں ان اہم خواتین کو جگہ دی ہے جنھوں نے الگ الگ ممالک کی سیر کیں اور وہاں کی تہذیبی اور ثقافتی معلومات کو اپنے مخصوص انداز میں پیش کیے ہیں۔ یہ سفرنامے تاریخی اعتبار سے الگ الگ دور کو تو پیش کرتے ہی ہیں ساتھ ہی مصنفہ کی طرز تحریر اور اسلوب کی انفرادیت کے لئے بھی جانے جاتے ہیں۔ کچھ سفرنامے تو اس قدر علمی اور معلوماتی ہیں کہ اس پایہ کا سفرنامہ ملنا مشکل ہے۔ معلومات کے سمندر کو کوزے میں بھر دیا ہے۔ان سفرناموں کے ذریعہ ان خواتین کی زندگی پر بھی روشنی پڑتی ہے،ان کے رہن سہن، کھان پان، انداز گفتگو اور دنیا کو دیکھنے کا ان کا نظریہ وغیرہ۔ان کی تحریر سے ان کے ذاتی خیالات کی بھی عکاسی ہوتی ہے جس سے قاری نے کافی استفادہ حاصل کیا ہے اور آگے بھی کیا جاتا رہے گا۔صرف سفرنامے ہی نہیں یہ خواتین ادب میں اور بھی کئی اصناف کی تخلیق کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

چوتھا باب پاکستانی خواتین کے سفرناموں کا انتخاب ہے جس پر تنقیدی گفتگو کی گئی ہے۔ یہ بھی تاریخی اعتبار سے ترتیب دئے گئے ہیں۔ میں نے انہیں ادوار کا انتخاب ہیں جو ہندوستانی خواتین کے ہیں لیکن یہ سفرنامے الگ خصوصیات کے حامل ہیں۔ حالانکہ ہندوستان اور پاکستان کو آزادی ساتھ ہی ملی لیکن دونوں ملکوں کے حالات الگ تھے اس لئے ان سفرناموں کی نوعیت بھی الگ ہیں۔ وہاں کی خواتین کے احساسات و جذبات میں بے باکی کے ساتھ ہی بغاوت کے عنصر بھی پائے جاتے ہیں۔ جتنا انھیں دبایا گیا وہ اتنا ہی ابھر کر سامنے آئیں اور خوب لکھا اور بہت لکھا۔ان سفرناموں کی روشنی میں ان کے حالات زندگی پر بھی روشنی پڑتی ہے۔شروعاتی دور کی خواتین جو تقسیم ملک کا زخم جھیل رہی تھیں ان کا درد ان کے سفرناموں میں صاف دیکھا جاسکتا ہے۔لیکن ان خواتین نے سماج میں اپنی شناخت کو کافی جدوجہد کے بعد حاصل کیا تھا۔اس دور کے آغاز میں ادب کی دوسری اصناف پر وہاں زیادہ توجہ دی گئی بہ نسبت سفرنامے اور خودنوشت کے جبکہ 1980 کے بعد پاکستانی خواتین نے زیادہ سفرنامہ لکھے۔

آخری باب میں ان سفرناموں کا انتخاب ہے جو دوسری زبانوں سے اردو میں ترجمہ ہوئے ہیں۔ان کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ سفرنامے قبل آزادی اور بعد آزادی دونوں ادوار کے ہیں۔اس باب کا پہلا سفرنامہ مسز میکس ملر کا ''سیاحت قسطنطنیہ'' ہے جو انگریزی میں لکھا گیا تھا۔اسے اردو قالب میں اس لئے ڈھالا گیا تھا کہ کچھ چیزوں کا ذکر کہیں اور نہیں ملا جو مسز میکس ملر کے مشاہدات میں آئے تھے اور مجھے افسوس یہ ہے کہ وہ مشاہدات کیا تھے میں بھی پوری طرح نہیں جان پائی چونکہ یہ کتاب مجھے نہایت خستہ حال میں دستیاب ہوئی ہے جو مکمل پڑھی نہ جاسکی اور جتنا پڑھنا ممکن ہوا اسے میں نے اپنے تحریر میں شامل کرلیا ہے۔اس باب میں ان اہم سفرناموں کو میں نے شامل کیا ہے جو نہ صرف علمی اور معلوماتی ہیں بلکہ ان خواتین کا طرز تحریر اور حالات زندگی دونوں متاثر کرتے ہیں۔اس باب میں شامل تمام سفرنامے الگ الگ تجربات و مشاہدات کو پیش کرتے ہیں۔اس میں دو سفرنامے جن کو شامل کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعہ تحریک حاصل کی جاسکے۔ ولن تینا اور بچندری پال دونوں ہی اپنے مہم پر جانے والی ایسی خاتون ہیں جو کامیاب ہو کر لوٹیں اور سفرنامے تحریر کئے۔ان کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے لیکن میں نے ان سفرناموں کا مواد انگریزی سے ہی اخذ کیا ہے۔اس باب کے باقی دیگر سفرنامے بھی ایسے ہیں جو اپنے دور کی مکمل عکاسی کرتے ہیں۔اس باب کا تیسرا سفرنامہ ایولن کبولڈ کا سفرنامہ ''Pilgrimge to Mecca''، ترکی کی خالدہ ادیب خانم کا سفرنامہ ''Inside India'' کا ترجمہ ''درون ہند''، اجیت کور کا سفرنامہ ''کچے رنگوں کا شہر،لندن'' اور آخری سفرنامہ مسز کیتھرین میوکا ''Mother India'' ہے۔آخر میں ماحصل اور کتابیات شامل ہیں۔